REGD NO L 5254

286

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱/

جلد ۳ | ۳۰ امان ۱۳۲۸ھش | ۳۰ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بدستور ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ محترم نواب صاحب کو دو دن سے پھر بخار زیادہ ہو رہا ہے۔ دل کی حالت اور خون کا دباؤ پہلے جیسا ہے۔ موجودہ کیفیت یہی ہے کہ طبیعت ایک جگہ پر ٹھہری ہوئی ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں اور حتی الامکان اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعاؤں کا انتظام فرما کر ممنون فرمائیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں امیر البحر نمٹز سے ملاقات کریں گے

کراچی ۲۹ مارچ آج چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے کے لئے لیک سکسس روانہ ہو گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کشمیر کی رائے شماری کے ناظم امیر البحر نمٹز سے بھی ملاقات کریں گے اور انہیں ضروری معلومات بہم پہنچائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر البحر نمٹز نے ہندوستان سے بھی ابتدائی معلومات بہم پہنچانے کے لئے کہا ہے۔

مشرقی پاکستان میں آئندہ سال ممانعت شراب کا حکم نافذ ہو جائیگا

صوبے میں اٹھارہ لاکھ من زیادہ اناج پیدا کیا جائے گا

ڈھاکہ ۲۹ مارچ۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نور الامین نے اسمبلی میں بتایا کہ اس سال ۳۱ مارچ کو شراب کے ٹھیکہ داروں کو نوٹس دے دیا گیا ہے کہ ان کے لائسنسوں کی میعاد ایک سال کے بعد ختم ہو جائے گی اور اگلے سال یکم اپریل سے صوبے میں شراب کی خرید و فروخت ممنوع قرار دے دی جائے گی۔

آپ نے بتایا کہ گو صرف شراب کی ممانعت سے حکومت کو ۴۸ لاکھ روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لیکن حکومت سختی سے اس حکم پر عمل درآمد کرائے گی۔ صرف غیر مسلموں اور طبی مشورہ کے ماتحت مسلمانوں کو شراب پینے کی اجازت دی جائے گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ دو کروڑ روپے کے خرچ سے آبپاشی کی جو سکیم بنائی گئی ہے اس کے ماتحت ۱۸ لاکھ من زیادہ اناج صوبے میں پیدا ہو گا۔

گورنر جنرل میانوالی میں

لاہور ۲۹ مارچ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان آج صبح بذریعہ طیارہ میانوالی تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے وہ علاقہ ملاحظہ فرمایا جس میں سابق فوجیوں کو زمینیں دی گئی ہیں۔ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب بھی آپ کے ہمراہ تھے شام کو آپ واپس لاہور آ گئے۔

افغانستان اور ہندوستان کے بڑھتے ہوئے تعلقات

کابل ۲۹ مارچ۔ افغانستان کی حکومت ہندوستان سے جو تعلقات پیدا کر رہی ہے اسی سلسلہ میں ایک نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ افغانستان اور ہندوستان کے درمیان اب براہ راست ریڈیو اور ٹیلیفون کے تعلقات قائم کئے جا رہے ہیں۔

”پاکستان دنیائے اسلام کی امیدوں کا مرکز ہے“

راولپنڈی ۲۹ مارچ۔ عراق، مصر اور ٹیونس کے تین نمائندے آزاد کشمیر کا معائنہ کرنے کے لئے یہاں وارد ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے متعلق بعض اسلامی ممالک کے رویہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان شوکت اسلام کی بحالی کی طرف پہلا قدم ہے۔ پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کی امیدوں کا مرجع ہے۔

بین المملکتی کانفرنس کا پاکستانی وفد

کراچی ۲۹ مارچ۔ ہفتے کے روز دہلی میں جو بین المملکتی کانفرنس ہو رہی ہے اس میں پاکستانی وفد کی راہنمائی وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کریں گے

ہالینڈ نے انڈونیشین لیڈروں سے ملاقات کرنا منظور کر لیا

بٹاویا ۲۹ مارچ۔ ہالینڈ نے انڈونیشیا کے جمہوری لیڈروں سے ملاقات کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے یہ دعوت اقوام متحدہ کی طرف سے دی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ نظر بند جمہوری لیڈروں نے بھی دعوت اس شرط پر منظور کر لی ہے کہ انہیں جوگجا کارتا میں نظر بند رفقاء سے مشورہ کرنے کی اجازت دیدی جائے۔

لگان کی رقم میں مزید کمی

لاہور ۲۹ مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب نے غیر مسلم مالکوں کی چھوڑی ہوئی زرعی اراضی کے لگان کی رقم میں کمی کرنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ اب خریف ۱۹۴۸ء کا لگان مالیہ کے چھ گنا کی بجائے تین گنا ہو گا۔

زرعی لگان کی ادائیگی کے سلسلے میں مدد

لاہور ۲۹ مارچ۔ اراضی کی ابتر حالت اور طغیانیوں سے پچھلی خریف کے کافی نقصان کے پیش نظر حکومت مغربی پنجاب نے مہاجرین کو زرعی اراضی کے لگان کی ادائیگی کے سلسلہ میں امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ امداد لگان کی کل رقم یا اس کے ایک حصہ کی ادائیگی میں التوا کی صورت میں دی جائے گی۔

مسٹر لیاقت علی خاں وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شریک ہونگے

کراچی ۲۹ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اپریل کے تیسرے ہفتے میں لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس ہو رہی ہے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے اس میں شریک ہونے کی دعوت قبول کر لی ہے آپ ۱۸ اپریل کو لنڈن روانہ ہوں گے۔

کینیڈا پارلیمنٹ میں معاہدہ اوقیانوس کی توثیق

اٹاوا ۲۹ مارچ۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ نے شمالی اوقیانوس کے معاہدہ میں شرکت کا مسودہ منظور کر لیا ہے۔ ایوان کے تمام حلقوں نے اس کی حمایت کی۔

کشمیر کمیشن کے صدر دہلی پہنچ گئے!

کراچی ۲۹ مارچ۔ کشمیر کمیشن کے صدر اور نائب صدر آج صبح کراچی سے دہلی پہنچ گئے۔ کمیشن کے فوجی مشیر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہ دونوں اصحاب کراچی میں تین دن ٹھہرے۔ انکے آنے کا مقصد چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان سے رسمی طور پر ملاقات کرنا تھا۔ انہوں نے دوران ملاقات میں پاکستانی زعماء کو بتایا کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق گفت و شنید کس مرحلے پر ہے۔

روس میں نوجوانوں کی کانفرنس

شمالی اوقیانوس کے معاہدے کی مذمت کی جائیگی

ماسکو ۲۹ مارچ۔ یہاں پر نوجوانوں کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں بلجیم۔ ناروے۔ سویڈن اور مشرقی یورپ کے دیگر ممالک کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں شمالی اوقیانوس کے معاہدہ کی مذمت کی جائے گی۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس

واشنگٹن ۲۹ مارچ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ۵ اپریل کو شروع ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں ان مسائل پر بحث ہو گی جن پر گذشتہ اجلاس میں غور نہیں کیا جا سکا۔ ان مسائل میں اٹلی کی نو آبادیات جنوبی افریقہ کی پالیسی اور سپین میں جنرل فرانکو کی پوزیشن وغیرہ شامل ہیں۔

وزیر اعظم افغانستان ملا صاحب شور بازار سے ملاقات کریں گے

کابل ۲۹ مارچ۔ کل سہ پہر افغانستان کے وزیر اعظم شاہ محمود خاں غازی کابل سے جلال آباد پہنچے۔ آپ یہاں پر ملا صاحب شور بازار سے ملاقات کریں گے جو ان دنوں یہاں پر مقیم ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جماعتوں کو انتباہ

چندہ جلسہ سالانہ کی آمدن کی رفتار بہت سست ہے

جماعتوں کو اپنے فرائض سمجھتے ہوئے فوری طور پر چندہ بھجوانا چاہئے!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی آمدن کی رفتار نہایت ہی افسوسناک ہے اور جس نسبت سے یہ چندہ آرہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے کام لے رہی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں ان اخراجات کا تفصیلاً ذکر فرمایا جو اس سال ربوہ میں جلسہ کے انعقاد کی وجہ سے جماعت پر پڑ رہے ہیں اس طرح مہمانوں کی رہائش کے لئے جو عارضی مکانات بنائے جانے والے ہیں۔ ان اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان عارضی مکانات کی تعمیر بیس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ لیکن مجھے تعجب اور افسوس ہے کہ اس وقت تک صرف ۱۸½ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے گویا مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جو عارضی شیڈ بنائے جانے والے ہیں ان پر جس خرچ کا اندازہ ہے اس سے بھی ۱½ ہزار روپیہ کم آیا ہے۔ گزشتہ سالوں میں جماعت کے اندر یہ سستی نہیں پائی جاتی تھی۔ قادیان میں جب جلسہ ہوتا تھا تو گو اس وقت بھی اخراجات کے مقابلہ میں آمدن میں کسی قدر کمی رہتی تھی مگر وہ کمی بھی بہت تھوڑی ہوا کرتی تھی۔ اس وقت ۴۷-۴۸ ہزار کے قریب چندہ ہوا کرتا تھا اور ساٹھ ہزار کے قریب خرچ ہوا کرتا تھا۔ مگر اس دفعہ جبکہ ہم نے رہائش کے لئے مکانات بھی بنانے ہیں بجائے اس کے کہ ۴۷-۴۸ ہزار روپیہ چندہ ہوتا اس وقت تک اٹھارہ ہزار روپیہ چندہ آیا ہے جو ایک افسوسناک امر ہے۔

حضور نے فرمایا حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جب جماعتوں اور افراد سے ان کی ماہوار آمد کا اندازہ منگوایا گیا تھا تو اس وقت جو ادھورا اور ناقص اندازہ جماعت کی آمد کا لگایا تھا وہ ۱۳ لاکھ تھا۔ یہ اندازہ کسی صورت میں بھی درست نہیں تھا۔ ہماری جماعت کی ماہوار آمدن کم از کم ۲۵-۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ لیکن ان تیرہ لاکھ کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اگر دس فیصدی کے حساب سے چندہ لگایا جائے تو ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کے لئے آنا چاہئیے تھا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جماعت میں کچھ کمزور بھی ہوتے ہیں جو پورا چندہ نہیں دے سکتے اور اس کا صرف پانچ فیصدی شمار کیا جائے۔ تب بھی ۶۵ ہزار چندہ جلسہ سالانہ آنا چاہیے تھا۔ اگر ۲½ فیصدی بھی شمار کیا جائے تو ۳۲½ ہزار روپیہ آنا چاہئیے تھا مگر آیا صرف ۱۸½ ہزار روپیہ ہے۔ جماعت کو یہ غفلت جلد سے جلد دور کرنی چاہیے اور جلسہ سالانہ پر جو بالکل قریب آگیا ہے۔ فوری طور پر انہیں اپنا چندہ بھجوانا چاہئیے تاکہ ضروری اخراجات پورے کئے جاسکیں۔

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل
۳۰ مارچ ۱۹۴۹ء
287

تجارت

تجارت ایک نہائت شریفانہ پیشہ ہے۔ اور جب سے دنیا نے تمدنی میدان میں قدم رکھا ہے۔ تجارت کو انسان کی بہبود کے ساتھ بہت گہرا تعلق رہا ہے۔ تجارت کا سادہ اصول یہی ہے۔ کہ ایک چیز جو کسی خاص علاقہ کے خاص حالات ہی میں پیدا ہوتی ہے۔ یا بنائی جاسکتی ہے۔ اسکو دوسرے علاقوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے وہاں منتقل کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ اس انتقال اشیاء کے ذمہ وار بنتے ہیں۔ وہ اپنی روزی اس ذریعہ سے پیدا کرنے کے حقدار ہیں۔ اس لئے انتقال اور رسل و رسائل کے اخراجات نکال کر ان کو مناسب فائدہ اٹھانے کی ہر سوسائٹی اور مذہب اجازت دیتا ہے یہ منافع اس محنت کا پھل ہوتا ہے۔ جو وہ اشیاء کو ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لانے میں اٹھاتے ہیں۔ یہاں تک تو کسی کو نہ صرف اعتراض ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا شکر گزار ہونا چاہیئے جو یہ کام کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ محنتی اور جفاکش لوگ ایسا نہ کریں۔ تو دنیا کے لوگ نہ صرف یہ کہ بعض ضروری اشیاء اور مصنوعات سے محروم رہ جائیں۔ بلکہ اس سے جو سب سے بڑا نقصان ہے۔ وہ تمدنی ارتقا مسدود ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے تجارت کو حلال اور ربوٰی کو حرام فرمایا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ تجارت میں انسان اپنی محنت صرف کرتا ہے لیکن ربوٰی میں جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ بغیر کسی محنت کے حاصل ہوتی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجارت کی ہے۔ قرآن کریم کی اجازت۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ اس کے جواز کے لئے بیّن دلیل ہے۔ لیکن قرآن کریم نے تجارت اور ربوٰی میں جو تفریق کی ہے۔ اس پر غور کرنے سے ہر کوئی اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ جب تجارت میں بھی ربوٰی کی امتیازی برائیاں داخل ہو جائیں۔ اور تجارت کا کاروبار بھی بجائے حقیقی تجارت کے محض ربوٰی کی سی صورت اختیار کرلے۔ تو تجارت تجارت نہیں کہلا سکتی اور جس وجہ سے اسکو حلال گردانا گیا ہے۔ اس وجہ کے مفقود ہو جانے سے وہ بھی ربوٰی کے حکم میں آجاتی ہے۔

فی زمانہ بہت سا کاروبار جو بظاہر تجارت کے نام سے موسوم ہے۔ دراصل ربوٰی کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ شریف ترین پیشہ اب قوموں کے لئے خطرناک بن رہا ہے۔ صالح تجارت پر تو اب بھی کسی کو اعتراض ہے نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی طرح بہت سی قوموں نے اس کو غیر صالح حدود تک پہونچا دیا ہے۔ اور آج جو ہم دنیا میں بے چینی اور بدامنی کے آثار دیکھتے ہیں۔ دراصل ان کی سب سے بڑی وجہ تجارت ہی بن گئی ہے۔ یورپ کی ہشیار اقوام اپنا تجارتی مال کھپانے کے لئے اپنے لئے منڈیاں وقف کرالینا چاہتی ہیں۔ امریکہ اور روس میں جو عناد ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو اس کی تہ میں یہی بات نظر آئیگی۔ کہ دونوں ملک چاہتے ہیں۔ کہ ان کے خیال میں جو غیر متمدن ایشیائی ممالک ہیں۔ ان کی قدرتی پیداوار زیادہ سے زیادہ وہی لے لیں۔ اور اپنی زیادہ سے زیادہ مصنوعات ان ممالک میں کھپا سکیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا جذبہ بہت سی سائنسی ایجادات کا باعث ہوا ہے۔ اور اسی طرح اس جذبہ کی وجہ سے دنیا کو بڑا فائدہ پہونچا ہے لیکن ہر کام کے حدود ہوتے ہیں۔ افراط و تفریط ہر کام میں ضرر رساں ثابت ہوتی ہے۔ ہر کام میں اعتدال بہترین اصول سمجھا جاتا ہے جب کبھی بھی حد اعتدال سے تجاوز ہوگا۔ سوسائٹی میں بدامنی اور بے چینی ضرور رونما ہوگی۔ یہ بدامنی اور بے چینی کے آثار دراصل خطرہ کا الارم ہیں۔ اور جب یہ آثار نمودار ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ سوسائٹی کی مشین بگڑ گئی ہے۔ اسکو درست کرنا ضروری ہے۔

نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں دنیا دو عالمگیر جنگوں کا روح فرسا تجربہ کر چکی ہے اور اب تیسری جنگ سر پر منڈلا رہی ہے۔ پہلی دونوں عالمگیر جنگوں کی بھی بنیادی وجہ اقتصادی تھی۔ اور آئندہ ایسی جنگ کی وجہ بھی اقتصادی ہوگی۔ ایک طرف سرمایہ دار جمہوریتیں چاہتی ہیں کہ دنیا بھر کی تجارتی منڈیوں پر انہی کا بلا شرکت غیرے قبضہ رہے۔ دوسری طرف اشتراکی روس بھی دراصل یہی چاہتا ہے۔ کہ اگر منڈیوں پر فی الحال اس کا قبضہ نہ ہو۔ تو کسی نہ کسی طرح جمہوریتوں کو انتفاع سے محروم کر دیا جائے۔ بے شک یہ دونوں گروہ دنیا میں امن چاہتے ہیں۔ لیکن دونوں اس لئے دنیا میں امن نہیں چاہتے۔ کہ ان کو امن سے محبت ہے یا امن انسانیت کے ارتقا کے لئے ضروری ہے بلکہ دونوں اس لئے امن کے خواہشمند ہیں کہ دونوں کے ذاتی نقطۂ نظر سے دنیا کا امن انکی اپنی اثر و رسوخ کو بڑھانے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ اس لئے امن چاہتے ہیں کہ وہ تمام دنیا کی دولت نہائت آرام سے اپنے گھر میں بھر لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ عیش و عشرت کی داد دے سکیں۔ دوسری قومیں اپنی ملکی زمین کے خزانے بلا روک ٹوک ان کے حوالے کرتے رہیں۔ انڈونیشیا۔ ہند۔ چین۔ برما مشرق وسطیٰ کے ممالک اپنی معدنی اور زراعتی پیداوار ان کے قدموں پر نثار کرتے رہیں۔ اور وہ تہذیب کے دلآویز کھلونوں سے ان کا دل بہلاتے رہیں۔ یعنی ایک ایسا مربوط و مضبوط تجارتی سلسلہ قائم ہو جائے۔ کہ جو پیداوار ان ممالک میں ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ تو ہم اٹھائیں۔ اور ان ممالک کے اصل باشندوں کے سامنے جو کچھ چچوڑی ہوئی ہڈیاں پھینکتے رہیں۔ یعنی ملائی اور مکھن تو ہمارا ہی۔ چھاچھ سے وہ استفادہ کریں۔ خشکہ ہم کھائیں پیچ پر وہ سہارا لیں۔ یہ تو ہے جمہوریتوں کا نظریۂ امن۔ ادھر روس اس لئے امن چاہتا ہے کہ وہ آرام سے جمہوریتوں کے تانے بانے کو توڑنے کا موقعہ حاصل کرے۔ وہ اس لئے امن چاہتا ہے۔ کہ وہ ملکوں اور قوموں میں نہائت امن کے ساتھ بدامنی اور بے چینی کی روح پھونک سکے۔ اور اس طرح جب جمہوریتوں کا شکنجہ ڈھیلا پڑ جائے۔ تو ایک فیصلہ کن حملہ کرکے سب دنیا کو بھائی بھائی بنا کر ایک ایسے خاندان مشترکہ کی طرح ڈال دے۔ کہ آپ اس کا کرتا دھرتا بنا رہے۔ یعنی تمام دنیا کے ممالک تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہی رشتہ میں پروئے جائیں۔ اور خود تسبیح کا امام بن جائے۔ کہ اصل رشتہ اتحاد اسی کے ہاتھ میں رہے۔ اس طرح تمام دنیا کی ہر قسم کی پیداوار کا رخ ماسکو کے جنکشن کی طرف ہی ہو جائے۔

الغرض دونوں گروہوں کا بنیادی جھگڑا دنیا کی پیداوار کو صرف اپنے لئے اور ہمیشہ کے لئے وقف کرنے کی کشمکش کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہی تجارتی حرص و آز ہے۔ یہ دونوں گروہوں کو دنیا کا امن تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تجارت جو ایک نہائت ہی شریفانہ پیشہ ہے۔ اور جو انسان کی تمدنی اور معاشرتی ترقی کے لئے ایک نہائت مفید اور کارآمد شغل تھا۔ اخلاقی اور مذہبی قدروں کی کساد بازاری کی وجہ سے دنیا کی تہذیب و تمدن کو مٹا دینے کا باعث بن گئی ہے۔ تجارت کا مرض اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ خود ایک ملک کے تاجر یہ چاہتے ہیں۔ کہ زر اندوزی کے لئے اپنے ملک کی پیداوار کو دوسروں کے حوالے کر دیں۔ خواہ اپنا وطن اسکے فوائد سے محروم ہی رہ جائے۔ تجارتی مریضوں کی یہ مسخ شدہ ذہنیت ہی ہے۔ جو ان کو اپنے ملک سے اناج نکال نکال کر دوسرے ممالک کے ہاتھوں فروخت کر دینے پر رضامند کرلیتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے اپنے ملک میں لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ یہ اسی ناجائز تجارتی انتفاع کا کرشمہ تھا۔ کہ بنگال میں لوگ چاول کے ایک ایک دانے کو ترس ترس کر جاں بحق ہو گئے۔ حالانکہ تاجروں کے کوٹھوں میں منوں اور ٹنوں چاول پڑے سڑ رہے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج آپ کو اس ملک میں جہاں کوئی چیز قدرتاً پیدا ہوتی ہے یا بنائی جاتی ہے گراں ملتی ہے۔ لیکن جہاں نہیں ہوتی وہاں ارزاں دستیاب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ موجودہ تجارت کا بنیادی اصول ہی یہ ہے کہ ہر چیز "برائے برآمد" ہے۔ کچھ بھی اپنے ملک کی ضرورت پورا کرنے کے لئے نہیں۔

ان حالات میں ایک مہم کی ضرورت ہے ایک عظیم الشان مہم کی جو دنیا کو تجارت کے اس تیندوے سے محفوظ کر دے۔ اور صالح تجارتی اصولوں کو رواج دے۔ اسلام جہاں زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں پُرحکمت راہ نمائی کرتا ہے۔ اس شریفانہ پیشہ کے حدود بھی متعین کرتا ہے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم دنیا میں اسلامی اصولوں کی ترویج کے لئے جہاد کریں۔ اگر ہم دنیا کو ان اصولوں کی طرف ہی لے آئیں۔ تو یقیناً ہم بہت بڑا کام کریں گے۔

مغرب کے تجارتی حملہ کا جواب ایشیائی ممالک خاصکر اسلامی ممالک اسی طرح دے سکتے ہیں۔ کہ وہ انتہائی درجہ کی سادہ زندگی بسر کرنے کا تہیہ کرلیں۔ اور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی یورپ کے تعیش کے سامانوں کی خرید میں ضائع نہ کریں۔

مقدمہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خداتعالیٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو

وکیل التبشیر

احمدیت ربّ جلیل کا قائم کردہ سلسلہ ہے

از مکرم خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقفِ زندگی

دنیا میں بڑی بڑی ظالم و سفاک حکومتیں گذری ہیں۔ جن کے ظلم کی وجہ سے ان کی رعایا سخت مصائب و آلام کا شکار بنی رہی۔ بالآخر مظلوموں کی مظلومیت رنگ لائی اور خدائے رحیم و کریم نے ان کی تائید و نصرت کے لئے اپنی زبردست قدرت کا اظہار کیا۔ جس سے قلوبِ انسانی کو تسکین ہوئی اور انسان چین کا سانس لینے لگا۔ فرعونِ مصر کی حکومت بھی انہی طاغوتی حکومتوں میں سے ایک تھی۔ جس نے بنی اسرائیل پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔

خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقدس وجود فرعون کو ایک آن نہ بھاتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں ربکم الاعلیٰ قرار دیتا تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام حقیقی بادشاہ ربّ السمٰوات والارض کی حکومت کا تسلط چاہتے تھے۔ فرعونِ مصر نے خدا تعالےٰ کے رسول کو نیچا دکھانے کے لئے وہ سب کچھ کیا جو ابتدائے آفرینش سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کے دشمن کرتے چلے آئے تھے۔ لیکن انجام کار فرعون اور اس کے ساتھیوں کو منہ کی کھانی پڑی اور خدائے قہار و جبار نے حق کے دشمنوں کو غرقِ آب کر دیا۔

اس قسم کے ایمان افروز واقعات و حالات سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں خواہ کتنی ہی بڑی طاقتور حکومتیں پائی جائیں۔ اور ان کے پاس اگرچہ کتنے ہی لشکر ہوں۔ لیکن خدا کی زبردست حکومت کے مقابل ان کی حیثیت تنکے کی سی بھی نہیں۔ دنیا والے ہر زمانہ ہی میں یہ خیال کرتے رہے ہیں کہ ہم الٰہی سلسلوں کو ملیا میٹ کر دیں گے۔ انہیں اپنے ساز و سامان پر بڑا ناز ہوتا ہے۔ جس کے باعث وہ پھولے نہیں سماتے اور جب کبھی خدا تعالےٰ کا کوئی برگزیدہ انسان آسمانی آواز کو انسانی کانوں تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو اس قسم کے لوگ حق کے مقابل نبرد آزما ہو جاتے ہیں۔ مگر انہیں اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ حق و صداقت کی پشت پناہ زمین و آسمان کے مالک خدا کی ذات ہوتی ہے جو اپنے سلسلوں کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی بخشتی ہے اور جو لوگ ان کے مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ انہیں ذلیل و خوار کرتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں جب احمدیت کا ظہور ہوا تو خدا تعالےٰ کے اس روحانی سلسلہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے قسم قسم کے فتنے رونما ہوئے اور انہوں نے ہر قسم کی کوششوں اور منصوبوں سے الٰہی سلسلہ کو زک پہنچانے کی ناکام سعی کی۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قتل کے مقدمے کئے گئے اور آپ کی ذاتِ والا صفات پر طرح طرح کے مکروہ حیلے دشمنانِ احمدیت نے کئے علماءِ زمانہ نے آپ پر اندھا دھند کفر کے فتوے لگائے اور آپ کے ماننے والوں پر کئی قسم کے ظلم روا رکھے گئے۔ یہاں تک کہ بعض کو کابل کی سنگلاخ زمین میں پتھر مار مار کر جامِ شہادت پلایا گیا۔ اور مخالفینِ انبیاء کی سنت پر عمل کرتے ہوئے معاندین نے احمدیت پر ایسے ایسے اعتراضات کئے جو حقیقت سے دور اور عدل و انصاف کے منافی تھے۔

غرض احمدیت کے دشمنوں نے خدا تعالےٰ کے اس سلسلہ کو باطل ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

لیکن وہ خدا جس نے اس سلسلہ کی بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ اس روحانی سلسلہ کو بڑھاتا گیا یہاں تک کہ آج تمام اکنافِ عالم میں اس کی شاخیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو چکی ہیں اور لاکھوں انسان حق کو قبول کر چکے ہیں۔ ان کے اموال اور ان کی جانیں راہِ خدا میں وقف ہیں اور ان میں سے بیسیوں نوجوان دنیا کے عیش و عشرت پر لات مار کر اپنی زندگیاں تبلیغ دین کے لئے اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جو حضور کے ارشاد کے مطابق دنیا کے دور دراز علاقوں میں پیغامِ حق پہنچا رہے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو احمدیت کو مٹانے کا دعویٰ کرتے تھے۔ جنہوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا کہ کسی طرح یہ سلسلۂ حقہ مٹ جائے ایسے لوگوں کی خدا تعالےٰ نے تمام امیدوں اور خواہشوں پر پانی پھیر دیا۔ جس طرح گذشتہ زمانوں میں حق کے مخالف اپنے منصوبوں اور ارادوں میں ناکام رہے

اسی طرح اس زمانہ میں حق کی بیخ کنی کرنے کا دعویٰ کرنے والے اپنی ذلت و رسوائی کا خود موجب بنے اور خدا تعالےٰ کی قوت کے مقابل ان کی کوئی پیش نہ جا سکی۔

اکثر تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے نتیجہ میں طاعون کا شکار ہوئے اور بعض کو دیگر عذابوں میں مبتلا ہونا پڑا۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے مامور کی صداقت کے کس قدر قہری نشان دکھاتا ہے۔

پس احمدیت ربّ جلیل کا قائم کردہ سلسلہ ہے نہ تو پہلے کسی زمانہ میں الٰہی سلسلے کسی طاغوتی طاقت کے مٹانے سے مٹے۔ اور نہ ہی اس زمانہ میں یہ روحانی سلسلہ کسی کے مٹانے سے مٹے گا۔ بالآخر دنیا دیکھے گی کہ کس طرح اللہ تعالےٰ احمدیت کی حفاظت کے لئے اپنے فرشتوں کی فوجوں کا نزول فرماتا ہے اور احمدیت کی اشاعت کے لئے غیب سے سامان کرتا ہے اور اس کے حاسدوں اور دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملاتا ہے

آج سے پندرہ برس قبل جبکہ احمدیت کو اس کے دشمنوں نے مٹانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اور ہر ممکن کوشش کی کہ جماعت احمدیہ کو مٹا دیا جائے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پر زور الفاظ میں بمقام لاہور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے مخالفین کو نہایت زوردار الفاظ میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اگر یہ سچ ہے کہ ہم زندہ خدا کی جماعت ہیں اور یقیناً سچ ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے اپنی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا اور یہ یقیناً سچ ہے اگر یہ سچ ہے کہ ہم نے اس مامور کو جو اس نے بھیجا صادق دل سے تسلیم کیا اور یہ یقیناً سچ ہے تو پھر یقیناً یہ بھی سچ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم کوئی طاقت اور دنیا کی کوئی حکومت ہمیں مٹا نہیں سکتی ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی وجہ سے اور ان بشارات کی وجہ سے جو پہلی کتب میں آپ کے متعلق ہیں وہ کونے کا پتھر ہیں کہ جو ہم پر گرے گا وہ چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر ہم گریں گے اسے بھی پیس کر رکھ دینگے پس یہ خیال کرنا کہ دنیا کی مخالفتیں دنیا کی شرارتیں اور دنیا کی عداوتیں ہمارا کسی قسم کا نقصان کر سکیں گی۔ بالکل غلط ہے۔ ہم خدا تعالےٰ کی گود میں ہیں اور جو خدا تعالےٰ کی گود میں ہو اسے کوئی ہلاک نہیں کر سکتا ـــــ میں تو یقین رکھتا ہوں کہ یہ دشمن کیا اگر انگریز اور جرمن اور سپین اور جاپان اور روس اور اٹلی وغیرہ تمام حکومتیں بھی مل جائیں۔ تب بھی وہ ہمیں تباہ نہیں کر سکتیں۔ اور اگر تباہ کر دیں تو یقیناً ہمارا سلسلہ جھوٹا ہے۔ بنی نوع انسان تمام کے تمام مل جائیں۔ امراء غرباء۔ علماء۔ ادباء بڑے اور چھوٹے عالم اور جاہل مرد اور عورتیں اجتماعی حیثیت میں بھی ہمارے سلسلہ کو مٹا دیں تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ یہ بات یقینی ہوگی کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوےٰ (نعوذ باللہ) جھوٹا اور ہم بھی اپنے دعوےٰ میں کاذب ہیں۔ مشرق اور مغرب کے لوگ شمال اور جنوب کے باشندے بھی اگر مل جائیں۔ تو وہ ایک تنکے کے برابر بھی ہمیں اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں کر سکتے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا سلسلہ ہے اور وہ خود اس کا محافظ اور نگران ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۳ء)

کاش احمدیت کے مخالفین اپنی گذشتہ ناکامیوں سے عبرت حاصل کریں۔ اور احمدیت جو خدا تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس کی بیخ کنی کا موہوم خیال اپنے دل سے نکال دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا طریق

اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے۔ مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا۔ اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اور فسق و فجور اور ظلم و تعدّی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گزارہ کرتا ہے۔ وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روزِ آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے۔ دوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا۔ آیت قرآنی۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے۔ جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اور یہ عذاب اس کی تصدیق کے واسطے قہری نشان نمایاں ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ۔ تاکہ نجات پاؤ۔ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء)

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی محمد لطیف ناصر سابق سکرٹری مال فیروز پور شہر عرصہ تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور صحابہ کرام سے درخواست ہے کہ بھائی صاحب کیلئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

طالبِ دعا:۔ محمد حنیف۔ از راولپنڈی

288

حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

میرے والد محترم حضرت میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی ۷ مارچ کو بمقام جہلم ناگہانی حادثہ سے انتقال فرما گئے۔ ۹ بجے صبح ریلوے سٹیشن کی طرف سیر کو نکلے۔ انجن شنٹ کر رہا تھا۔ مال گاڑی کا ڈبہ انجن کے دھکے سے آ رہا تھا۔ ادھر والد صاحب لائن کراس کر رہے تھے۔ کہ ڈبہ کی زد میں آ گئے۔ اور سخت ضربات ران اور بازو پر آئیں۔ پاس ہی ریلوے ہاسپیٹل تھا۔ وہاں پٹی کرائی گئی۔ مگر ضربات خطرناک تھیں۔ اس لئے جانبر نہ ہو سکے۔ اور تین گھنٹے کے بعد جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲) مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابیوں میں سے تھے۔ ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں بھی آپ کا نام شامل ہے۔ موصی تھے۔ اور تحریک جدید میں باقاعدگی سے حصہ لینے والے تھے اور اس سلسلے میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی انہیں ملے تھے۔

(۳) والد محترم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعویٰ سے پہلے ہی سے عقیدت تھی۔ قادیان میں رشتہ داری کی وجہ سے آمد و رفت تھی۔ اور تینوں بھائی میاں جمال الدین صاحب مرحوم میاں امام الدین صاحب مرحوم اور میاں خیرالدین صاحب مرحوم حضور کی نیکی اور پرہیزگاری اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہمیشہ آپ کی صحبت سے مستفید ہوتے تھے۔ دعویٰ سے پہلے اہلحدیث خیال کے تھے۔ جب حضورؑ نے لدھیانہ میں بیعت لی۔ تو اس کے بعد بلا توقف بیعت کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذرہ نوازی کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔ ایک موقعہ پر جبکہ فلسطین کو وفد بھیجنے کا ارادہ تھا۔ تو حضورؑ نے ایک چھوٹی سی رقم غالباً ڈیڑھ صد یا دو صد کا مطالبہ فرمایا۔ تینوں بھائیوں اور مرحوم منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری آف اوجلہ نے یہ مطالبہ پورا کر دیا۔ اور رقم جمع کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور پیش کر دی۔ اس پر حضورؑ نے ایک اشتہار دیا۔ اور چاروں مرحومین کا ذکر فرمایا۔ اور اس میں لکھا۔ کہ ان لوگوں نے ابوبکرؓ کا نمونہ پیش کیا ہے۔

مکرم شمس صاحب کے والد میاں امام الدین صاحب مرحوم ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضؓ کو اس کا علم ہوا تو نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ موقعہ تو نکل چکا ہے۔ اب میں یہ کروں گا۔ کہ جب وفد فلسطین کو جائے گا۔ تو ان کے گھر یلو اخراجات میں ادا کروں گا۔ فسبحان اللہ ان مقدسین کے اندر کیسے پاکیزہ جذبات تھے۔ اور کس طرح وہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔

(۵) مرحوم پنجگانہ نماز اور روزہ کا نہایت درجہ التزام رکھنے والے تھے۔ باوجودیکہ اس وقت میاں صاحب موصوف کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی۔ مگر نماز اور تہجد کی باقاعدگی میں کبھی کوتاہی نہ دیکھی گئی۔ مرحوم رمضان المبارک کے روزے بہت احتیاط سے رکھتے۔ اور اگر کبھی کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ ترک کرتے۔ تو دوسرے دنوں میں اسے پورا کرتے۔

انقلاب کے بعد جہلم شہر میں قیام کیا۔ اور اپنی نیکی اور تقویٰ اور نمازوں میں باقاعدگی اور عمدہ اخلاق کی وجہ سے نیک نمونہ چھوڑا۔ آپ کی وفات پر تمام احباب جماعت جہلم نے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمدردی اور اخلاق کا نمونہ پیش کیا۔ اور مرکزی ہدایات کے ماتحت جہلم شہر کے قبرستان میں ہی آپ کو امانتاً دفن کیا گیا۔

اے خدا بر تربت او رحمت باران ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل مکان نمبر ۲۰۳ مشین محلہ ۲ جہلم

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

چھوٹی عمر میں خلافت

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

(۸)

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ روزانہ بعد نماز عصر قرآن شریف کا درس دیا کرتے تھے۔ عموماً ایک رکوع روزانہ پڑھ کر اس کا ترجمہ اور تفسیر کیا کرتے تھے۔ جب آپ جموں میں شاہی طبیب تھے۔ تو وہاں بھی روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے تھے۔ اور جب جموں کی ملازمت سے الگ ہو کر آپ نے قادیان میں رہائش اختیار کی۔ تو یہاں بھی یہ سلسلہ اخیر عمر تک جب تک طاقت تھی جاری رہا۔ قادیان میں مسجد اقصیٰ میں یہ درس ہوا کرتا تھا۔ ان کے وصال سے دو چار سال پہلے کا ذکر ہے۔ کہ ایک دن جب درس کے واسطے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ "ایک بات ہے۔ جس کا درس سے بظاہر کچھ تعلق نہیں۔ مگر میرے دل میں تحریک ہو رہی ہے۔ کہ میں ضرور اس کا ذکر کروں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تونسہ شریف میں ایک بزرگ گزرے ہیں۔ جو بہت چھوٹی عمر میں وہاں کے خلیفہ ہوئے۔ اور پھر اسی سال کی عمر تک وہاں کی مسند خلافت پر متمکن رہے۔" بس اتنی بات کر کے آپ نے درس شروع کر دیا۔ سمجھنے والے اس کا مطلب سمجھ گئے۔

حضرت خلیفہ اولؓ کی زندگی میں اس قسم کی چہ میگوئیاں ہونے لگ گئی تھیں۔ کہ مولوی صاحب کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔ خاندان نبوت سے اخلاص رکھنے والے اصحاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کا نام لیتے تھے۔ مگر بعض لوگ اس پر کہہ دیتے تھے۔ کہ ابھی عمر چھوٹی ہے۔ یہ باتیں حضرت مولانا صاحب کے بھی گوش گذار ہوئیں۔ تب آپ نے اس کے جواب میں یہ تقریر اشارۃً کی۔ حضرت مولانا صاحب خود ہی نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ لیکن شروع سے ہی جب کبھی خود نماز میں نہ آ سکتے۔ تو فرمایا کرتے۔ میاں محمود احمدؓ صاحب کو کہہ دو۔ نماز پڑھا دیں۔

زمیندار بھائیوں کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ مقامی لاہور میں ۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اپنے زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو جلسہ پر آئے یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں۔ وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آویں ...... ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا کھانا ہوگا۔ اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ کے دفتر میں اسلام کا مہمان لکھا جائیگا۔"

جہاں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب جماعت سے توقع ہے۔ کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے تین تین سیر گندم یا آٹا ہمراہ لائیں گے۔ وہاں یہ بھی امید ہے۔ کہ حضور کے اس فرمان کو اپنے سامنے رکھ کر عمل پیرا ہوں گے۔ جو کہ حضور نے اسی تقریر میں فرمایا۔ کہ احباب اپنے گھروں میں جا کر دالیں وغیرہ بھی جمع کریں۔ جو بطور چندہ کے ہوں گی۔ مگر یہ چندہ چندہ جلسہ سالانہ کے علاوہ ہوگا۔ یہ چندہ گویا نئے مرکز میں پہلے سال کے جلسہ کے لئے خاص ہوگا۔ ہر ایک اپنی توفیق کے مطابق جتنا دے سکے دیدے۔

سو احباب جماعت سے امید ہے۔ کہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جلسہ سالانہ کے لئے اپنے ہمراہ تین تین سیر گندم یا آٹا اور دالیں بھی لا کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ (نظارت بیت المال)

رپورٹ جلسہ جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم منعقدہ ۲ مارچ ۱۹۴۹ء

جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم کا تبلیغی جلسہ برلب سڑک اعظم موضع جادہ میں منعقد کیا گیا۔ ٹھیک دس بجے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع کی گئی۔

پہلے اجلاس میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اور مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے قیام پاکستان اور جہاد کے موضوع پر تقریریں کیں۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

بعد نماز ظہر دوسرے اجلاس میں مولوی عبدالقادر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ اور مولوی چراغ دین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلچسپ اور پُر جوش تقریریں کیں۔ جلسہ میں تعلیم یافتہ اصحاب تشریف لائے ہوئے تھے۔ تمام مقررین کی تقریروں کو بہت پسند کیا گیا۔ جماعت جہلم و کالا گوجراں کے احباب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

گمشدہ کتب کی تلاش

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

قادیان سے جب ہم خالی ہاتھ نکل آئے۔ تو میرے مکان پر قریب سات سو کتب تھیں۔ جو بعد میں معلوم ہوا۔ کہ میرے نسبتی برادر مولوی عبدالقدوس صاحب کی فیاضی سے احمدی دوست لے گئے۔ ان میں سے بعض کتابیں ایسی ہیں۔ جن کی مجھے بہت ضرورت ہے۔ اور وہ نایاب ہیں۔ پس میری کتابیں اب جن دوستوں کے پاس ہیں۔ وہ قادیان میں یا باہر جہاں کہیں ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے ان کی فہرست بھیج دیں۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شوریٰ انشاء اللہ ۱۵-۱۶ اپریل کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

سالانہ رپورٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تعداد:۔ تمام سال کم و بیش بورڈنگ ہاؤس میں رہائش رکھنے والے طلباء کی تعداد دوصد رہی:۔

تربیتی کام

۱۔ نمازوں کی باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی جس کے نتیجہ میں بچوں کے اندر محبت الٰہی کا جذبہ بڑی تیزی کیساتھ پیدا ہو رہا ہے۔ کثرت سے بچے خشوع خضوع سے نمازیں ادا کرتے ہیں:۔

(۲) بچوں پر دعاؤں کی اہمیت وقتاً فوقتاً واضح کی گئی جس کے نتیجہ میں یہ ہونہار نونہال اسلام کی ترقی حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازی عمر اور مبلغین سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(۳) ۱۵ جنوری ۴۹ء تا ۵ فروری ۱۹۴۹ء ہر سوموار کو نفلی روزے رکھے گئے۔ اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ یہ خوشکن امر ہے۔ کہ روزہ رکھنے کی تحریک بچوں کی طرف سے ہوئی۔ بعض نوجوانوں نے اپنے فرضی روزوں کو بھی پورا کیا۔

(۴) نماز فجر کے بعد درس قرآن احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود دیا جاتا ہے۔

(۵) نماز فجر کے بعد بچے بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔

(۶) دوران سال میں مندرجہ ذیل دعائیں یاد کرائی گئیں۔

(۱) نیند سے بیداری کی دعا (۲) سفر پر جانے کی دعا (۳) قرآن کریم کی مخصوص دعائیں (۴) وضو کے بعد کی دعا (۵) جنازہ کی دعا۔ (۶) دشمن سے محفوظ رہنے کی دعا (۷) دعائے قنوت۔ (۸) اذان کے بعد کی دعا (۹) چاند دیکھنے کی دعا وغیرہ۔

(۷) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات بچوں کو سنائی جاتی رہیں جس کے نتیجہ میں۔

ا۔ بعض بچوں نے زندگی وقف کی

ب۔ بعض نوجوانوں نے وصیت کی

ج۔ تحریک جدید کے چندوں میں بچوں نے حصہ لیا اور پانچ صد ساٹھ (۵۶۰) روپے کے وعدے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے۔

د۔ کشمیر فنڈ میں بچوں نے حصہ لیا اور ۱۷۰ روپے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ یہ تحریک سکول کی طرف سے ہوئی تھی۔

(۸) ادبی مذاق کو قائم رکھنے کے لئے ہفتہ وار ادبی اجلاس ہوتے رہے۔ چنانچہ دوران سال میں چھتیس (۳۶) اجلاس ہوئے جن میں مذہبی۔ اخلاقی اور سیاسی مضامین پڑھے گئے۔

تعلیمی ترقی

(۱) موسم گرما میں ظہر و عصر کے درمیان اور سرما میں دس بجے رات تک تعلیمی نگرانی کی جاتی رہی۔ چنانچہ سالانہ امتحان کے نتائج اس نگرانی کے شاہد ہیں۔ امسال جماعت اوّل سے نہم تک ۱۴۳ بورڈران سالانہ امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے ۱۴۱ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ تقریباً ۹۹ فی صدی رہا۔ ۲۴ طلباء دہم بورڈران میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان سب کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں

جسمانی تربیت

۱۔ طبی امداد کے لئے لوکل ڈاکٹر صاحب کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بچوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ نیز فوری طبی امداد کے لئے عام استعمالی کی ادویات بھی سٹاک میں موجود ہیں۔

۲۔ پہلی طبی امداد کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے دس لیکچر دیئے اور چالیس بچوں کو پہلی طبی امداد کی ٹریننگ دی۔

۳۔ بچوں میں جسمانی صفائی رکھنے کے لئے غسل مسواک وغیرہ کا انتظام بھی کیا گیا۔

فوجی تربیت

ساٹھ نوجوان بچوں کو نیشنل گارڈ میں بھرتی کروایا گیا۔ چنانچہ تیس نوجوان فوجی تربیت کا کورس ختم کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اور بقیہ آئندہ دور میں اپنا کورس ختم کریں گے۔

عملہ

چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب شاکر بی۔ ٹی۔ آئی۔ آف سکول۔ مولوی ابراہیم صاحب فاضل اور مرزا عنایت اللہ صاحب فاضل مختلف گروپس کے انچارج ہیں۔ ہر سہ احباب نہایت محنت۔ دیانتداری اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔

خادم طفلان

چھوٹے بچوں کی خدمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے دو آسامیاں رکھی ہوئی ہیں۔ ان کا کام بحیثیت مجموعی تسلی بخش رہا۔

دفتر

خواجہ غلام احمد صاحب بٹ دفتر کے انچارج ہیں۔ میں ان کا بھی شکرگزار ہوں۔ کہ انہوں نے تقریباً تمام سال زائد وقت دے کر اپنے کام کو خوش اسلوبی سے چلایا۔ دفتری کاروبار اور بورڈنگ کے دیگر حسن انتظام کے متعلق کئی احباب کے خطوط آئے ہیں۔ جن کا بوجہ طوالت اندراج مشکل ہے۔

تشکر

بورڈنگ ہاؤس کی تمام کارگذاری کے سلسلے میں میں اپنے شفیق نگران اعلیٰ جناب محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ممنون احسان ہوں۔ کہ آپ نے وقتاً فوقتاً بورڈنگ ہاؤس میں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور بچوں کو مفید نصائح سے مستفیض فرمایا۔ بیمار بچوں کی تیمارداری کے سلسلہ میں بھی آپ کئی دفعہ تشریف لائے۔ اور ان کی صحت اور تندرستی کے لئے دعائیں کرتے رہے

میں جملہ احباب شاف کا بھی شکرگذار ہوں۔ کہ انہوں نے بورڈنگ کے سلسلے میں ہر طرح سے تعاون کیا۔ اور بچوں کی تربیت میں ایک خاص حصہ لیا

مجھے یقین ہے۔ کہ عام تعلیمی درسگاہوں میں اس قسم کے تعاون کی روح مفقود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ اس مقصد کو حاصل نہیں کر رہے جس کے لئے انہوں نے ان درسگاہوں کو قائم کیا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے۔ کہ اس ذات باری تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جیسا رہنما عطا فرما کر اور پھر تو ہمیں اسلام کا صحیح جذبہ عطا فرمایا

اپیل

احباب جماعت خصوصاً عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ کثرت سے بچوں کو اپنے اداروں میں داخل کرائیں۔ تا ہماری آئندہ پود کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا ہو۔ احباب کو یہ بھی علم ہے کہ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں طلباء کی تعداد دو ہزار تھی۔ اور حضرت اقدس کا فرمان ہے۔ کہ وہ سب بچے ہماری تربیت میں آنے چاہئیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ فساد کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور احباب کی مالی حالت بھی بہتر ہو چکی ہے کہ اس لئے بچوں کو کثرت سے بھیجنا چاہیئے سنئے سال کے لئے ۲ اپریل ۴۹ء کو سکول کھل رہا ہے۔ اور تعلیمی کام پہلے ہی دن شروع ہو جائے گا۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ بچوں کو جلد بھیجیں۔ تاکہ ان کا تعلیمی حرج نہ ہو۔

بورڈنگ ہاؤس کا ماہانہ خرچ بیس سے پچیس روپے تک ہے۔ اسمیں غذا، فیس سکول و بورڈنگ۔ حجام۔ دھوبی اور معمولی سٹیشنری کے اخراجات شامل ہیں۔ دودھ اور جیب خرچ اس کے علاوہ ہے۔

دعا

احباب سے یہ بھی استدعا ہے۔ کہ ہم کارکنان تعلیم الاسلام ہائی سکول اور طلباء کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد میں کامیاب کرے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سکول کی بنیاد رکھی۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس
تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تحقیقاتی کمیشن کا امتحان

صدر انجمن احمدیہ کے جن اُمیدوار کلرکوں نے تاحال تحقیقاتی کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحقیقاتی کمیشن ان کا امتحان ۱۶۔ ۱۷ اپریل ۴۹ء کی درمیانی شب کو بمقام ربوہ لے گا۔ ایسے امیدواروں کے نام افسران صیغہ جات ۸ اپریل تک دفتر نظارت علیا میں پہنچا دیں۔ اور ہر ایک اُمیدوار کی عمر تعلیمی قابلیت اور تاریخ تقرری سے بھی ساتھ ہی اطلاع دیں۔

چونکہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کلرکوں کی ابھی مزید ضرورت ہے۔ اس لئے دوسرے نوجوان بھی جو میٹرک پاس یا میٹرک فیل ہوں۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے شوق رکھتے ہوں۔ وہ بھی اس امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اُن کی درخواستیں ۸ اپریل تک دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ درخواست میں عمر اور تعلیمی قابلیت کا اندراج ضروری ہے۔ نیز مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق اس امر کے متعلق کہ درخواست کنندہ مخلص احمدی ہے درخواست کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔

لوٹ:۔ ہر اُمیدوار کے پاس بوقت امتحان سکول لیونگ سرٹیفکیٹ یا سند کا ہونا لازمی ہوگا۔ ورنہ اسے امتحان میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ دختر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ بروز جمعۃ المبارک ۹½ بجے شب لیڈی ایچیسن ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (قاضی عزیز۔ انچارج لاؤڈ سپیکر)

مسلم لیگ کو خود غرض عناصر سے پاک کرنیکی اپیل

سکھر ۲۹ مارچ:- یو۔ پی مسلم لیگ کے سابق سیکرٹری حسن میاں نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلم لیگ جس نے قائد اعظم کی سرکردگی میں آزادی کی جنگ اس شاندار طریقہ پر لڑی۔ آج جسم بے جان بن کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ "ایسا موقع نہ دیجئے۔ کہ آئندہ نسلیں یہ کہیں کہ محترمہ فاطمہ جناح اور مسٹر لیاقت علی خان زندہ تھے۔ جب کہ یہ جماعت اپنے رہنما کے ساتھ قبر میں جا سوئی" انہوں نے تجویز کیا ہے۔ کہ سابقہ اور موجودہ ضلع اور صوبائی لیگ کے عہدہ داروں کا جن میں مہاجرین بھی شامل ہوں۔ ایک کنونشن فوراً بلایا جانا چاہئے۔ تاکہ لیگ سے خود غرض عناصر کو خارج کرنے کے طریقوں پر غور کیا جا سکے۔

سوختہ کے استعمال میں کفایت کیجئے!

لاہور میں شاندار مشاعرہ

روزنامہ تسنیم ۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء

لاہور ۲۹ مارچ - رات انجمن حمایت اسلام کے زیر اہتمام ایک مشاعرہ اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ مشاعرہ کے صدر جناب فیض احمد اسپیکر مغربی پنجاب اسمبلی تھے - گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے بھی مشاعرہ کو اپنی شرکت سے سرفراز فرمایا - اور اول سے آخر تک نہایت دلچسپی سے اشعار سنتے رہے اور داد اور تالیوں سے شعراء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

شعرائے کرام میں ڈاکٹر تاثیر - فیض احمد فیض اسد ملتانی، ثاقب زیروی۔ عبدالکریم ثمر احسان دانش جسٹس ایس اے رحمان وغیرہ نے اپنے اشعار سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

ثاقب زیروی - عبدالکریم ثمر اور اسد ملتانی کے کلام کو لوگوں نے بے حد پسند کیا - خصوصاً ثاقب صاحب کی نظم تو بہت ہی پسند کی گئی - اور بار بار لوگوں نے پڑھوائی - خود گورنر جنرل نے بھی پسند فرمایا۔

سامعین نے خصوصیت کے ساتھ دینی نظموں کو بہت پسند فرمایا۔

مشرق بعید میں تیل کی کھپت میں اضافہ

لندن - ۲۹ مارچ - ابھی حال ہی میں اندازہ لگایا گیا ہے - کہ گذشتہ دس سال میں مشرق بعید میں تیل کی کھپت پچیس فی صدی بڑھ گئی ہے - سیاسی اور اقتصادی استحکام کے ساتھ ساتھ توقع ہے کہ اس کھپت میں ۱۹۵۲ء تک مزید اضافہ ہوگا اور زیادتی کی نسبت ساٹھ فی صدی تک بڑھ جائے گی - (اسٹار)

میثاق اوقیانوس کے متعلق ترکی اخبارات کے تاثرات

استنبول - ۲۹ مارچ - گو یہاں میثاق اوقیانوس کو روسی سامراجیت کے خلاف ایک حفاظتی قدم کی حیثیت سے مبارک سمجھا جا رہا ہے - لیکن عام طور پر خیال یہ ہے کہ اس میں روس کے خلاف فوجی قدم اٹھانے کی دفعہ شامل نہیں ہے -

یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ قابل تسخیر تر وہ علاقہ ہے جس میں ترکی، ایران - اٹلی اور یونان شامل ہیں - ان کی پوزیشن روس کے ساتھ بڑی نازک ہے - اسلئے میثاق کی فوجی اہمیت کم ہو جاتی ہے - اس امر کے متعلق بھی تشویش پائی جاتی ہے - کہ بحر اوقیانوس، بحر روم اور مشرق وسطی کے معاہدوں کو ثانوی اہمیت دی جا رہی ہے -

اخبار "تصویر"، میں ترکی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے لکھا ہے "جمہوریتوں اور روس کے درمیان اس وقت ترکی سرحد ہے - لیکن ترکی کو اپنے دوستوں اور ہمدردوں سے اس امر کی زیادہ توقع نہیں ہے کہ اگر اس پر حملہ کر دیا گیا تو وہ اسکو فوراً اسلحہ پہنچا دیں گے اور امداد کریں گے -

مشہور آزاد اخبار "جمہوریت" لکھتا ہے "اگر ترکی اور یونان کو اس میثاق اوقیانوس میں انہیں شامل کیا گیا ہے کہ اوقیانوسی اقوام میں ان کا شمار نہیں ہے - تو پھر اٹلی کو کیوں رکھا گیا ہے؟ لہذا یہ ظاہر ہے کہ ان ممالک کو جغرافیائی وجوہات کی بنا پر الگ نہیں کیا گیا ہے"

باوجود امریکی وزیر خارجہ کے ان بیانات کے جو انہوں نے ترکی، یونان اور ایران کے متعلق دیئے ہیں - عام خیال یہ ہے کہ ان ممالک سے سیاسی سوتیلے پن کا سلوک کیا جا رہا ہے - حالانکہ ان کو جمہوری ممالک کا سب سے زیادہ سیاسی بوجھ اٹھانا پڑ رہا ہے (اسٹار)

ہندوستان اور چیکوسلاویکیہ میں تجارتی معاہدہ

نئی دہلی ۲۹ مارچ - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور چیکوسلاویکیہ کے مابین ایک تجارتی سمجھوتہ عنقریب ہونے والا ہے - ہند میں چیکوسلاویکی نمائندے اور مسٹر سی سی - ڈیسائی سکرٹری محکمہ تجارت ہند اس معاہدے پر دستخط کریں گے چیکوسلاویکیہ بھاری مشین اور دوسرا صنعتی سامان مہیا کرے گا - جسکے تبادلے میں ہندوستان جوٹ مونگ، پھلی اور خام میگنیز دے گا - چیکوسلاویکیہ روسی بلاک کا پہلا ملک ہے جس سے ہندوستان نے تجارتی معاہدہ کیا ہے - (اسٹار)

خلیج عقبہ کے ساحل پر یہودی طاقت

لندن ۲۹ مارچ عمان میں تازہ ترین اندازوں کے مطابق خلیج عقبہ کے ساحل پر یہودی طاقت ایک بٹالین مشتمل ہے جو شمال کو جانے والی مواصلاتی لائن پر پھیلی ہوئی ہے - یہ لائن بیر شیبہ کو جاتی ہے ابتدا میں اقوام متحدہ نے ساحل پر یہودی طاقت کا اندازہ ۲۰۰ سپاہیوں کا کیا تھا لیکن اب اسے اصل تعداد سے بہت کم سمجھا جا رہا ہے -

اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نامہ نگار مقیم عمان نے بیان کے مطابق معتبر غیر جانبدار رائے یہ ہے کہ یہودی ایلاٹ کمانڈ عقبہ میں برطانوی محفوظ دستہ سے جنگ کرنے کا کبھی ارادہ نہ رکھتا تھا" لیکن وہ لکھتا ہے کہ "ان حلقوں کو اسبات کا بھی یقین ہے کہ اگر برطانیہ کا محفوظ دستہ وہاں نہ ہوتا تو یہودی خلیج کے اس واحد قابل آباد علاقہ پر قبضہ کرنے کی ضرور کوشش کرتے اور تب اقوام متحدہ ایک بار پھر حالات واقعی کی وجہ سے لاچار ہو جاتی" (اسٹار)

جنوب مشرقی ایشیائی ثقافتی کنونشن

سنگاپور ۲۹ مارچ : ماہ جولائی میں ایک تین روزہ جنوب مشرقی ایشیائی کنونشن سنگاپور میں منعقد ہو گا - انڈین کالونیل سوسائٹی کے آرگنائزنگ سیکرٹری مسٹر ٹی - کے سوامی ناتھن نے یہ اسکیم تیار کی ہے - مسٹر سوامی ناتھن کے مطابق اس کنونشن کا مقصد جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے باشندوں میں سماجی معاشی تعلیمی اور ثقافتی رابطہ قائم کرنا ہے توقع ہے کہ کنونشن کے ساتھ ساتھ ہندوستانی ناچ وغیرہ بھی ہوں گے - نیز مشرقی مصوری سنگ تراشی اور مجسمہ سازی کی نمائش بھی ہو گی - امید ہے کہ ہندوستان چین - فلپائن - آسٹریلیا - نیوزی لینڈ - فجی - انڈونیشیا - سیام - برما اور لنکا کے نمائندے اس میں حصہ لیں گے - (اسٹار)

جنوبی ایشیا کے امریکی سیاستدانوں کا اجتماع

نئی دہلی ۲۹ مارچ : امریکی ڈپلومیٹک اور قونصلی مشن کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۴ اپریل سے یہاں ہو رہی ہے - جو چھ دن تک جاری رہے گی - ہندوستان میں امریکی سفیر مسٹر لوئی ہینڈرسن سے صدارت کے لئے کہا گیا ہے اس میں طہران - کابل - کراچی - لاہور - نئی دہلی بمبئی - کلکتہ - مدراس - کولمبو - رنگون - بنکاک سنگاپور - بٹاویہ - سیگون - منیلا اور چین کے سفارت خانوں اور قونصلوں کے نمائندے شرکت کریں گے - واشنگٹن سے جو نمائندے اس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے یہاں آ رہے ہیں - ان میں محکمہ تجارت، خارجہ - زراعت، خزانہ اور لیبر کے نمائندے شامل ہیں : -

مصر کی آبادی دگنی ہو جائیگی

قاہرہ ۲۹ مارچ - قاہرہ کی عالمی ٹیکنیکل کانفرنس میں فرانس کے وفد کے ساتھ مسٹر الفرڈ سادی بھی آئے ہیں - انہوں نے بیان کیا کہ ۶۰ سال یا اس سے بہت عرصہ قبل مصر کی آبادی دگنی ہو جائے گی - انہوں نے بتایا کہ ملک میں صنعتی ترقی کی بدولت حکومت اپنے وسائل کو ترقی دے کر اس آبادی کو برقرار رکھ سکتی ہے - ۱۹۴۷ء میں مصر کی آبادی پونے دو کروڑ کے قریب تھی - (اسٹار)

البانوی طیارہ کی یوگوسلاوی علاقہ پر پرواز

بلگریڈ ۲۹ مارچ - البانیہ کا ایک طیارہ پرواز کرتا ہوا یوگوسلاویا کی سرحد میں ۴ میل تک گھس گیا - دوران پرواز میں اس نے ٹیٹو کے خلاف پروپیگنڈہ کے اشتہارات بھی پھینکے یہ پرواز جمعرات کی صبح کو وقوع پذیر ہوئی - بلگریڈ کے سرکاری حلقوں میں اس پرواز کو بین الاقوامی قانون اور یوگوسلاوی خود مختاری کے منافی قرار دیا جا رہا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس قسم کی حرکت کے اعادہ کو روکنے کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

اسی دوران میں یوگوسلاوی پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کثیر تعداد میں خفیہ ایجنٹوں کو پکڑا ہے وہ ابتری پھیلانے کے مقصد سے یوگوسلاویا میں داخل ہوئے تھے - (اسٹار)

قائد اعظم ریلیف فنڈ

کراچی ۲۹ مارچ - مسز گرین کمپنی لمیٹڈ لندن نے کراچی میں اپنے دفتر کے توسط سے قائد اعظم امدادی فنڈ میں ۱۲۰۰ اونی کمبل بطور عطیہ دیئے ہیں - یہ کمبل فنڈ کے سیکرٹری کو دیدیئے گئے ہیں - (اسٹار)

اقوام متحدہ کے محافظ بیت المقدس میں

بیت المقدس ۲۹ مارچ - اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں مفاہمتی کمیشن کے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت عرب اور یہودی سپاہی کر رہے ہیں - اب ان کی جگہ لینے کے لئے بلجیم اور فرانس کے سولہ اور سویڈن کے بارہ باشندے بیت المقدس پہنچ گئے ہیں - یہ لوگ بذریعہ ہوائی جہاز قلندیہ ہوائی مستقر پر پہنچے - (اسٹار)

عرب مہاجرین کو تاوان دیا جائے

قاہرہ ۲۹ مارچ - اسٹار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے قاہرہ میں یمنی سفیر السید علی المؤید نے بیروت میں اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کی کانفرنس میں یمنی وفد کی غیر حاضری پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن نے شاہ یمن کو ایک دعوت نامہ بھیجا تھا - لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ یمنی وفد نے شرکت کیوں نہیں کی -

انہوں نے کہا کہ یمن نے اس مطالبہ کی حمایت کی تھی کہ عرب مہاجرین کو نعم البدل کے طور پر تاوان ادا کیا جائے - یمن اس مسئلے پر دوسرے حل کو تسلیم کرے گا - (اسٹار)

مصر اور برطانیہ میں معاہدہ پرواز

قاہرہ ۲۹ مارچ - اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ سال ماہ ستمبر میں برطانیہ اور مصر کے درمیان جس معاہدہ پرواز پر گفتگو کی گئی تھی اس پر عنقریب دستخط کر دیئے جائیں گے - حکومت برطانیہ نے اسکو منظور کر لیا ہے - (اسٹار)

شامی یونیورسٹی میں پرتگالی زبان کی تعلیم

دمشق ۲۹ مارچ - برازیل کی مجلس وضع قوانین کے صدر نے حکومت شام کے نام ایک پیغام تشکر ارسال کیا ہے کہ شامی یونیورسٹی میں پرتگالی زبان پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے - (اسٹار)